

TAMEER-E-HAYAT

Earthnightly

NADWATUL-ULAMA LUCKNOW-226007 (INDIA)

میں جو کام ہونا چاہیے تھا وہ ہمیں ہر دب کے جو جگہ خالی ہوتی ہے اس کو پُر کرنے کے
افراد ہمیں ملتے۔ عزیز دا تم اپنے مقام کو پہچانو اور اس کی قدر کرو گئے
اپنے من میں ددب کر پا جا سراغِ زندگی
تو اگر میرا ہمیں بتا نہ بن ایسا تو من

جمع پر عجیب کیفیت طاری تھی طلب داساندہ بھی پر ایک سکتہ کا عالم طار
خابہتوں کی آنکھیں نم داشکبار ہو گئی انھیں۔

کاش یہ آداز صدا بصرانے ہوتی یہ تاثر باتی رہتا اور وہ نتائج سامنے لا جس کی آرزوں پردازیان امت بے چین و بے قرار ہے۔

اب دارالعلوم میں باتا نہ تعلیم کا آغاز ہو چکا ہے ماڈل اور باپوں نے دورے پنے جگہ کے لگڑا دس کر آنکھوں سے اوچھل کیا، درجھیا اور اس آرزو دہتے ہیں۔ بھیجا ہے کہ وہ ماں باپ ہی کی طرح قدم: ملت کی آنکھوں کا تارا بنیں گے، وہ قوم کی کشنی نامندا بنیں گے، ناس زیگار حالات میں ملت کی کشنی کو ساحل سے ہم کنار کریں گے۔ اگر یہ مطلب اپنے دلت کی نذر ہنس کرتے اور ان دسائل سے فائدہ ہنسیں اٹھاتے جوان کے لئے ہستیا کے گئے ہیں تو ٹلے خارہ کا سوردا ہو گا، آج کے پُرآشوب دری میں کچھ سرکھروں کی ضرورت ہے جو طرف سے آنکھیں بند کر کے علمی دنیا میں کمال پیدا کر کے حالات کے مقابلے کے لئے تیار ہوں۔ اور بانیان ندوۃ العلام کے خوابوں کی تبیر ثابت ہوں۔

کیا دل آزار منظر ہے کہ باطل کا لشکر مستعد تازہ دم ہو کر جیدان میں آیا۔
اور برابر بڑھتا جا رہا ہے اور اہل حق پرپا نی کاشکار ہیں، ان کے حوصلے پت ہیں۔
ہندیب عافر کی چمک دیک اور مادہ پرستی کے بعدوت نے ان کے قوی کوشل اور دماء
کو مادف کر رکھا ہے۔ وہ ”ان اندنی حلوا خضرہ“ (دنیا بڑی دلکش دہری بھی
ہے) کی شاراب گھاٹوں میں پہت بے نک ہو کر دوڑ گار ہے ہیں۔ اور اس دوڑ میں وہ
اکلا ہوا گئا اس کے کسر بلند ہے اور کوئے کسے کی طرف بنا گ رہے

اے سی ہالات نے بانیان ندوۃ الحلماء کو دارالعلوم ندوۃ العلماء قائم کرنے پر آمد

کیا تھا، اس دن کو تاریخ دارالعلوم ندوہ الحlear کبھی بھلنا نہیں سکتی جب دارالعلوم ندوہ کی موجودہ عظیم الشان عمارت کی تعمیر کے موقع پر اسلامی سال نو کے آغاز یکم محرم ۱۴۲۸ھ فروری ۱۹۰۶ء جمعر کے دن دارالعلوم کے نام اساتذہ اور طلباء نے ہر زوروں کو ہشادیا۔

خود اپنے ہاتھ سے چونا گارا، اینٹیں لا کر ڈھیر کرنی شروع کیں۔ مغار کام بناتے جاتے اور طلاق و اسماں نہ ان کو مسار اور اینٹیں دیتے جاتے تھے۔ وہ حالت خاص اثر رکھتی تھی جب مسا کھلتا تھا اور کم حیثیت مغار محزر خاندانی رہا کوں کو تحکم کے لیے جس سی دانستہ تھے کہ مسار پر نہیں پھر پختا جلد کام کرو۔ ان طلباء میں مولانا سید سلیمان ندویؒ بھی تھے اور اسماں نہ مولانا بشیل نعیانیؒ بھی اس رسم کا اختتام مولانا بشیل نعیانیؒ کی اس دعا پر مسوا۔

”اے خدا یہ چند ناتوان، کم جذبت، کم مایہ بچے تیرے گھر میں مزدوری کرنے آئے ہیں، ان کی مزدوری قبول کر، مغربی حیالات کا سیلاب سلماوں کو اپنی رو میں بھائے لئے جاتا ہے جس کے ساتھ ان کی مہبی حالت، مہبی علوم، مہبی شعائر سب اس طور پر کیے جائیں گے۔ اے خدا، ان ناتوان بچوں کا دعویٰ ہے کہ وہ اس سیلاب کی طرف کو سنبھال لیں گے یہ بہت بڑا دعویٰ ہے جو کسی طرح ان کے چہرے پر نہیں کھلتا۔ تو یہی ہے جو ان کی آبرو رہ جائے۔“

نذر و نذر کے شہر

(ہمسن لحق ندوی)

دارالعلوم ندوۃ العلماء میں سالانہ استیانات بہت بی سو گوارنٹی میں ۲۰ شعبان
کو ختم ہوئے اور ۱۰ شوال تک تعطیل کلاں کا اعلان ہو گیا۔ طلبہ دامتہ سبھی دل گرفتہ
دللوں فاطر اپنے اپنے گھر دوں کو روانہ ہو گے، کچھ اساتذہ و ذمہ دار ان کا قیام دارالعلوم
ہی میں رہا، درجہ حفظ ۱۰، رمضان المبارک تک کھلارہ با اور ان طلبہ کے حفاظت و تلاادت سے
دارالعلوم کی خصائص بخوبی رہی اور ۲۰، رمضان المبارک کو جب درجہ حفظ میں بھی حصہ ہو گی،
تو دارالعلوم کی خصائص فاموشی دنائے کا اضافہ ہو گیا۔ مولانا محمد اکرمؒ اور مولانا سعید
جلیس کا غم برابر تازہ رہا اور ندوہ کے ان دونوں پیشوں کے لئے ایصال ثواب اور
دعائے سخرت کے خطوط حضرت ناظم صاحب ندوۃ العلماء کو ملنے رہے ادارہ ان تمام
اجباب کا شکر گزار ہے۔ ان دونوں ہونہار فوجوں کا غم دنات ابھی ہلکا نہ ہو نے
پایا تھا کہ ۳۰، رمضان المبارک کو جھر کے بارک دن جب مردن اذان جمعہ کی تیاریوں
میں تھا، مولانا عبد السلام صاحب قدوس الہی ندوی بھی رمضان المبارک کی خیر و برکت اور
باران رحمت کی بساط پڑنے سے پہلے پہلے اپنے رب سے جا ملے۔ تیسیں مردن زن، المبارک کو
سب گھر دالوں سے پہلے بیدار ہوئے اور سب کو سحری کے لئے جگھا یا خود بھی روزہ سے نجی
کر یعنی اسی مقبریت کے عالم میں ہاتھ غبی کی اس آزادی "یا ایتها، النفس المطمئنة
الْحَسْنَى رَبِّكُ رَاضِيَةٌ مَرْضِيَةٌ" پر لیک کہا اور پس ماندگار و دوست اجرا۔
اور اپنے نیازمندوں دعیقت مددوں کو سرگو ار دللوں فاطر چھر کر اپنے رب کے جوار

مولانا مرحوم دوستی دن پہلے دارال منتین اعظم لدھے سے اپنے دلن تھولینڈی پسچے
تھے۔ ۲۰ رمضان المبارک ۱۱ بجے ندوۃ العلما میں شدید علاالت کی بحر پسچی اور مغرب بعد اپنے
رب سے جانے کی اطلاع آگئی۔ دن فکر و اندیشے میں گزرا تھا اور رات رنج دغم میں بحد ادنی عالم
کو یہی منظور تھا کہ یہ سال ندوۃ العلما کے لئے عام الحزن ہو، کسی کو اس کی شان بے نیازی میں
کی دخل۔

۱۰۔ ارشاد سے دارالعلوم کے کھلنے کا اعلان تھا طلبہ کی آمد در شوال ہی سے شروع ہو گئی اور امنیان داخلہ میں ناکام ہو گر ایک بڑی تعداد کے واپس ہو جانے کے باوجود اب یہ عالم ہے کہ دارالعلوم میں رہنے کی جگہ نہیں جب کہ ایک سال قبل ہی رواتن اطہر کا ایک بڑا حصہ جو منزلہ ہے بن کر تیار ہوا تھا، دارالعلوم کی سجدہ بھی نگہ ہونے لگی ہے جس کی ابھی دوبار سال قبل توسعہ ہو چکی ہے۔

تعلیم کا آغاز ہونے سے قبل حضرت مولانا سید ابو الحسن علی میام رحمب ندری
مدظلہ نے طلبہ کو خطاب فرمایا۔ نفر بر کے وقت جب طلبہ مسجد میں جی ہوئے تو ایسا محسوس ہوا
کہ جیسے کوئی جد ہو رہا ہے۔ اللہ تعالیٰ اپنے فضل خاص سے ہمیں اپنی زندگی دار یوں کا حق ادا
کرنے کی قوت و قریبی عطا کر رہا ہے اور اسے نظر بہ سے بچائے۔ مولانا کی نظر یہ درد دا شر
ہے دُوبی ہوئی تھی۔

دورانِ تغیر یہ جب عالمِ اسلام اور مدارسِ ریشمہ کے زدای داغ خلائق کا نقشہ
سامنے آیا تو مولانا کی آدازگلو گیر ہو گئی اور بڑے کربوں ام کے ساقے فراہیا اکٹھ مدارسِ ریشمہ

دُلْكَةُ الْمُنْجَانِ



بیگنیت، دیرہ رودپس

اشعہر خاصے

سعادت حکایت

بشاہزادہ

خواستہ
اندونیسیا — ۱۲ دسمبر
فیروز ۲۰ — ۲۰ ہے
بیرون ملکہ بھروسیا کا طلاق
حوالی ڈاک

ایشیانی ڈاک ۶
۷ ہفتہ
۸ ہفتہ
۹ ہفتہ
۱۰ ہفتہ

جولائی ۱۹۷۹ء ۱۰، ۲۵ اکتوبر ۱۹۷۹ء ۷ اذی قعده و ۲۳ ذی الحجه ۱۴۴۰ھ شمارہ بستہ

اس دارالحکم اگر سفر نہ نہیں ہے تو اس کا مطلب یہ کہ اس شام پر آپ کا چندہ ختم ہو جائے ہے اس کا دن و ادب کا خادم نہ مدارس اور ترجیحات، ایک صفات
یہ بیضاہر ہے تو اس کا سالانہ چندہ مبلغ سولہ روپے ارسال فرمائیے۔ اگر اگلے شام کی روانی سے پہلے آپ کا چندہ یا خط موصول نہ ہو تو کہ کہ کہ کہ کہ کہ کہ
اوکارنے میں ہوتے ہیں۔ اگلے ہے س د کا سالانہ خرچ ۱۵۰ روپے کے طبقہ میں ہے اسے اس سے ہرگز کوئی چندہ یا خط موصول نہ ہو۔

اسلام میں ورثتی کی اہمیت

امن: شمس الحسن ندوی

لر بک و اخیرہ انت شانست
هو الابتداء

نام انسان کے سردار انسانوں کے باعث خود و فضیل، دینا کے سب سے بڑے

ہنسنا، انسانیت کے بخات دہنہ اور اللہ کے سب سے بڑے محروم کا شرک

اللہ کو خدا کے آگے بیٹے نیاز مندی کا ساتھ کھوئے، ہونے تھیں کے ساتھ جھکے اور اس کے آگے مجھے بڑے

کھری بھی حقیقت ہے کہ عبادت میں اشتر کی فلوق کو اس کا شرکی پڑھنے اور اس طرزِ حقیقت اور

صرخ شرک میں مبتلا ہونے کا درجہ اور دشمن کی کامل بر بادی کا دعویٰ یہ ہا کہ وہ ایک ہی خدا کے

ماننے والیں اور وہ شرک ہیں میں اپنے شرک کی تاویل وہ یہ کہ تھا کہ "ما نجدهم الا

یتھر بونا ای اللہ زلفی" ہم جوان کو پرستش کرتے ہیں تو محن اس خیال سے کہیں کو

خدا کا خاص قرب دلادیں گے۔

عیادت میں تربیت کی ایمت کو ظاہر کرنے کے لئے قرآن مجید میں مذکور ہے

عیادت میں تربیت کی ایمت کو ظاہر کرنے کے لئے قرآن مجید میں مذکور ہے

ذکر کیا گیا ہے کہ ایک عاجز یا مبتلا ہے میں کا مدد و نصیحت

اس کے دل کے لئے ہو جائے ہے اس کے دل کے لئے ہو جائے ہے

ذکر کیا گیا ہے کہ ایک عاجز یا مبتلا ہے میں کا مدد و نصیحت

اس کے دل کے لئے ہو جائے ہے اس کے دل کے لئے ہو جائے ہے

ذکر کیا گیا ہے کہ ایک عاجز یا مبتلا ہے میں کا مدد و نصیحت

اس کے دل کے لئے ہو جائے ہے اس کے دل کے لئے ہو جائے ہے

ذکر کیا گیا ہے کہ ایک عاجز یا مبتلا ہے میں کا مدد و نصیحت

اس کے دل کے لئے ہو جائے ہے اس کے دل کے لئے ہو جائے ہے

ذکر کیا گیا ہے کہ ایک عاجز یا مبتلا ہے میں کا مدد و نصیحت

اس کے دل کے لئے ہو جائے ہے اس کے دل کے لئے ہو جائے ہے

ذکر کیا گیا ہے کہ ایک عاجز یا مبتلا ہے میں کا مدد و نصیحت

اس کے دل کے لئے ہو جائے ہے اس کے دل کے لئے ہو جائے ہے

ذکر کیا گیا ہے کہ ایک عاجز یا مبتلا ہے میں کا مدد و نصیحت

اس کے دل کے لئے ہو جائے ہے اس کے دل کے لئے ہو جائے ہے

ذکر کیا گیا ہے کہ ایک عاجز یا مبتلا ہے میں کا مدد و نصیحت

اس کے دل کے لئے ہو جائے ہے اس کے دل کے لئے ہو جائے ہے

ذکر کیا گیا ہے کہ ایک عاجز یا مبتلا ہے میں کا مدد و نصیحت

اس کے دل کے لئے ہو جائے ہے اس کے دل کے لئے ہو جائے ہے

ذکر کیا گیا ہے کہ ایک عاجز یا مبتلا ہے میں کا مدد و نصیحت

اس کے دل کے لئے ہو جائے ہے اس کے دل کے لئے ہو جائے ہے

ذکر کیا گیا ہے کہ ایک عاجز یا مبتلا ہے میں کا مدد و نصیحت

اس کے دل کے لئے ہو جائے ہے اس کے دل کے لئے ہو جائے ہے

ذکر کیا گیا ہے کہ ایک عاجز یا مبتلا ہے میں کا مدد و نصیحت

اس کے دل کے لئے ہو جائے ہے اس کے دل کے لئے ہو جائے ہے

ذکر کیا گیا ہے کہ ایک عاجز یا مبتلا ہے میں کا مدد و نصیحت

اس کے دل کے لئے ہو جائے ہے اس کے دل کے لئے ہو جائے ہے

ذکر کیا گیا ہے کہ ایک عاجز یا مبتلا ہے میں کا مدد و نصیحت

اس کے دل کے لئے ہو جائے ہے اس کے دل کے لئے ہو جائے ہے

ذکر کیا گیا ہے کہ ایک عاجز یا مبتلا ہے میں کا مدد و نصیحت

اس کے دل کے لئے ہو جائے ہے اس کے دل کے لئے ہو جائے ہے

ذکر کیا گیا ہے کہ ایک عاجز یا مبتلا ہے میں کا مدد و نصیحت

اس کے دل کے لئے ہو جائے ہے اس کے دل کے لئے ہو جائے ہے

ذکر کیا گیا ہے کہ ایک عاجز یا مبتلا ہے میں کا مدد و نصیحت

اس کے دل کے لئے ہو جائے ہے اس کے دل کے لئے ہو جائے ہے

ذکر کیا گیا ہے کہ ایک عاجز یا مبتلا ہے میں کا مدد و نصیحت

اس کے دل کے لئے ہو جائے ہے اس کے دل کے لئے ہو جائے ہے

ذکر کیا گیا ہے کہ ایک عاجز یا مبتلا ہے میں کا مدد و نصیحت

اس کے دل کے لئے ہو جائے ہے اس کے دل کے لئے ہو جائے ہے

ذکر کیا گیا ہے کہ ایک عاجز یا مبتلا ہے میں کا مدد و نصیحت

اس کے دل کے لئے ہو جائے ہے اس کے دل کے لئے ہو جائے ہے

ذکر کیا گیا ہے کہ ایک عاجز یا مبتلا ہے میں کا مدد و نصیحت

اس کے دل کے لئے ہو جائے ہے اس کے دل کے لئے ہو جائے ہے

ذکر کیا گیا ہے کہ ایک عاجز یا مبتلا ہے میں کا مدد و نصیحت

اس کے دل کے لئے ہو جائے ہے اس کے دل کے لئے ہو جائے ہے

ذکر کیا گیا ہے کہ ایک عاجز یا مبتلا ہے میں کا مدد و نصیحت

اس کے دل کے لئے ہو جائے ہے اس کے دل کے لئے ہو جائے ہے

ذکر کیا گیا ہے کہ ایک عاجز یا مبتلا ہے میں کا مدد و نصیحت

اس کے دل کے لئے ہو جائے ہے اس کے دل کے لئے ہو جائے ہے

ذکر کیا گیا ہے کہ ایک عاجز یا مبتلا ہے میں کا مدد و نصیحت

اس کے دل کے لئے ہو جائے ہے اس کے دل کے لئے ہو جائے ہے

ذکر کیا گیا ہے کہ ایک عاجز یا مبتلا ہے میں کا مدد و نصیحت

اس کے دل کے لئے ہو جائے ہے اس کے دل کے لئے ہو جائے ہے

ذکر کیا گیا ہے کہ ایک عاجز یا مبتلا ہے میں کا مدد و نصیحت

اس کے دل کے لئے ہو جائے ہے اس کے دل کے لئے ہو جائے ہے

ذکر کیا گیا ہے کہ ایک عاجز یا مبتلا ہے میں کا مدد و نصیحت

اس کے دل کے لئے ہو جائے ہے اس کے دل کے لئے ہو جائے ہے

ذکر کیا گیا ہے کہ ایک عاجز یا مبتلا ہے میں کا مدد و نصیحت

اس کے دل کے لئے ہو جائے ہے اس کے دل کے لئے ہو جائے ہے

ذکر کیا گیا ہے کہ ایک عاجز یا مبتلا ہے میں کا مدد و نصیحت

اس کے دل کے لئے ہو جائے ہے اس کے دل کے لئے ہو جائے ہے

ذکر کیا گیا ہے کہ ایک عاجز یا مبتلا ہے میں کا مدد و نصیحت

اس کے دل کے لئے ہو جائے ہے اس کے دل کے لئے ہو جائے ہے

ذکر کیا گیا ہے کہ ایک عاجز یا مبتلا ہے میں کا مدد و نصیحت

اس کے دل کے لئے ہو جائے ہے اس کے دل کے لئے ہو جائے ہے

ذکر کیا گیا ہے کہ ایک عاجز یا مبتلا ہے میں کا مدد و نصیحت

اس کے دل کے لئے ہو جائے ہے اس کے دل کے لئے ہو جائے ہے

ذکر کیا گیا ہے کہ ایک عاجز یا مبتلا ہے میں کا مدد و نصیحت

اس کے دل کے لئے ہو جائے ہے اس کے دل کے لئے ہو جائے ہے

ذکر کیا گیا ہے کہ ایک عاجز یا مبتلا ہے میں کا مدد و نصیحت

اس کے دل کے لئے ہو جائے ہے اس کے دل کے لئے ہو جائے ہے

ذکر کیا گیا ہے کہ ایک عاجز یا مبتلا ہے میں کا مدد و نصیحت

اس کے دل کے لئے ہو جائے ہے اس کے دل کے لئے ہو جائے ہے

ذکر کیا گیا ہے کہ ایک عاجز یا مبتلا ہے میں کا مدد و نصیحت

اس کے دل کے لئے ہو جائے ہے اس کے دل کے لئے ہو جائے ہے

ذکر کیا گیا ہے کہ ایک عاجز یا مبتلا ہے میں کا مدد و نصیحت

اس کے دل کے لئے ہو جائے ہے اس کے دل کے لئے ہو جائے ہے

ذکر کیا گیا ہے کہ ایک عاجز یا مبتلا ہے میں کا مدد و نصیحت

اس کے دل کے لئے ہو جائے ہے اس کے دل کے لئے ہو جائے ہے

ذکر کیا گیا ہے کہ ایک عاجز یا مبتلا ہے میں کا مدد و نصیحت

اس کے دل کے لئے ہو جائے ہے اس کے دل کے لئے ہو جائے ہے

ذکر کیا گیا ہے کہ ایک عاجز یا مبتلا ہے میں کا مدد و نصیحت

اس کے دل کے لئے

حج بيت الله

جذبہ عشق کی تکین کے لئے ہے

مادیت کے قفس ذریں سے کامنات

جدبہ عشق کی تسلیں کے لئے ہے

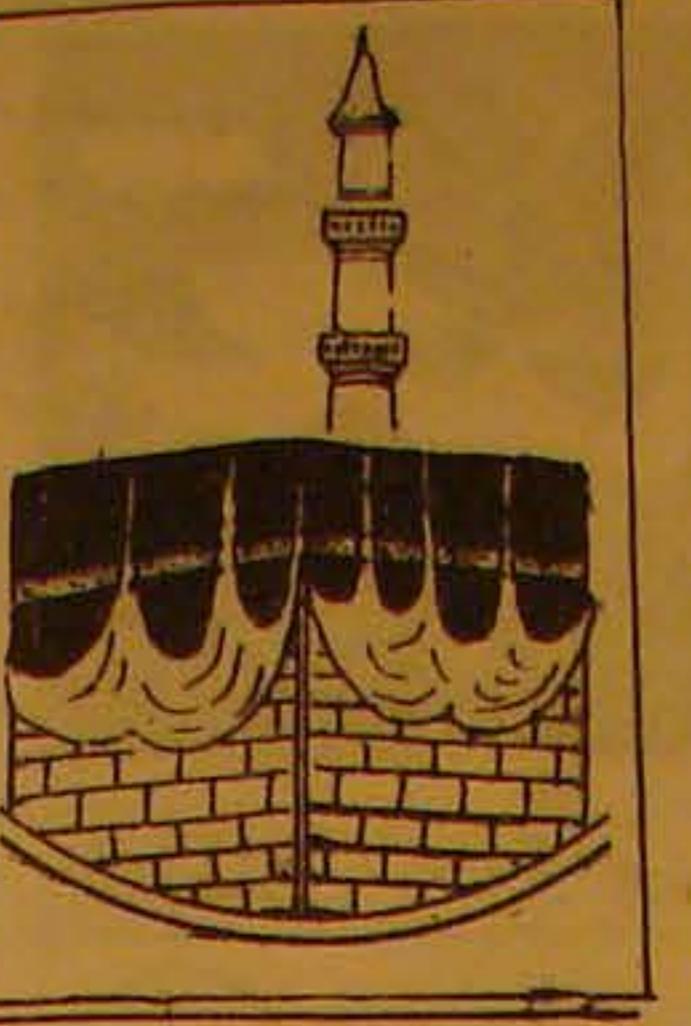
مولانا سیدن عبدالحسن علی اندوی

امام غزالیؒ نے اپنی نادرہ روزگار
ذہانت اور شریعت کے گھر مطالعہ سے
اس نکتہ کو خوب سمجھا تھا کہ محنت و شوق ایک
زندہ اور سیم انفع انسان کی ضرورت ہے
وہ اس کی تسلیں کے لئے ہمیشہ طلب جستجو ہے۔
اماں غزالیؒ نے اپنی نادرہ روزگار
اور مصیبت زدہ محتاج کو بھی کھلاو پھر
دو گوں کو چاہئے کہ اپنا میل کچیل دور کریں
اور اپنے واجبات کو پورا کریں اور چاہئے
کہ اس قدم گھر کا طوان کریں یہ
اماں غزالیؒ نے اپنی نادرہ روزگار
کی سرکشی کو رکام لگانے اور اپنی مرغوبات
عادات کی "ثابتت" کے خلاف علم بخاور
بند کرنے میں رمضان سے بھی مدد مل سکے
سمی اس لئے کہ اس وقت خلوے معدہ؎

رہتا ہے بیت اشر اور اس کے ساتھ جتنے شمار ہیں اور جو کے مناسک و مقامات ہیں وہ اس کی اس سُکھی اور حقيقی ضرورت کو اچھی طرح سے پورا کر سکے ہیں اور ان سے اس کو پوری طرح تینکن اور نسلی حاصل ہو سکتی ہے۔ اشر تعالیٰ کا ارشاد ہے:-

"وَإِذْ بُوأَنَا لِابْرَاهِيمَ مَكَانٌ
الْبَيْتُ أُنْ لَا تَشْرُكُ بِي شَيْءًا وَ
طَهْرِيَّتِي نَدْطَلُقْتِينَ وَالْقَائِمَيْنَ
وَالرَّكْعَ السَّجُودَه وَإِذْنَ فِي النَّاسِ
بِالْحِجَّ يَا أَتُوكَ رَجَالًاً عَلَى كُلِّ
ضَامِرِيَّاتِينَ مِنْ كُلِّ فِيْجِ عَمِيقِه
لِيَشَدِّرَا مَنَافِعَ لَهُمْ وَيَذْكُرُوا
اسْمَ اللَّهِ فِي أَيَّامِ مَعْلُومَاتٍ عَلَى
مَا رَزَقَهُمْ مِنْ بِهِمْهَ الْأَنْعَامِ
فَكُلُّا مِنْهَا وَارْطِعُوا إِلَيْهِ الْقَيْرَبِ
ثُمَّ لِيَقْعُدُوا لِفَتْهَمِهِ وَلِيَوْفُوا نَذْرَهُمْ
وَلِيَطْوِفُوا بِالْمَسْكَنِ ،

(اور (وہ وقت پا دد لائے) جب
ہم نے ابراہیم کو بیت اللہ کی جگہ بتا دی
(اور حکم دیا) کہ میرے ساتھ کسی کو شریک
ذکر نہ اور میرے گھر کو پاک رکھنا طواف
کرنے والوں اہم مقام درکوئ و مجدد کرنے
والوں کے لئے اور لوگوں میں حج کا اعلان
کر دو، لوگ تمہارے پاس پیدل بھی آئیں
اور دبلي اونٹسیروں پر بھی جو دور دراز
درستوں سے ہوئی ہوں گی تاکہ اپنے فواز
کے لئے آموجو دہوں اور تاکہ ایام معلوم
اللہ کا نام میں ان چھپائیوں پر جو اللہ نے
کو عطا کئے ہیں۔ بس تم بھی اس میں سے کھا



تیرچات کھنڈ

٢٥٣، الفوج

پر گنگریاں مارتے ہو لیکن حققت میں وہ
گنگریاں شیطان کے من پر پڑتی ہیں اور اس
کی کمر توڑا دیتی ہیں، اس لئے کہ اس کی تذلیل
د توہین سب سے زیادہ اس تھیں مکمل
ہوتی ہے جو اللہ تعالیٰ کی تعظیم اور احاطہ عنت
محض کے جذبہ کے ساتھ ہو۔ نفس یا عقل کا
اس میں کوئی حصہ نہ ہو۔

لعلہ دلمنے جو کے
یہ لفظاً کے، بید و
قادبیک جو پر
اور عذریت کے جذبے

لہ کرد وہ اس سے پاک اور بلند و برتر
کر کر لی گھر اور چہار دیواری اس کو
بر سکے یا کوئی شہر اس کا احاطہ کر سکے ناک
ن کی عبودیت درقت اپنی اہم کوئی پوری خواہ
ر اطاعت و القیاد اور تسلیم و رضا میں کرنی
رباتی نہ رہ جائے۔

اسی لئے ان کو ایسے اعمال اور نقل
رکت کا یا مند کا گایے ہونے سے نہ فف

اپنے محبوب کے لئے کرتے ہیں کبھی اس شریک
دشمن سری کا منظاہرہ کرے جو اہل جنوں
اور اہل دنما کا شعار ہے، اس لئے کہ جس کو
سو سائیٰ، سماج اور رسم و رواج نے اپنا غلام
بنایا ہو اس کو آزاد کوں کہہ سکتا ہے؟ جو
اپنی عادات دخواہشات اور صراغبات کا
ایسا ہو اس کو موحد کیسے کہا جا سکتا ہے؟
اسی طرح اس شخص کو فرمائیں بردار اور

A stylized illustration of a minaret and a mosque's outer wall. The minaret is tall with a square base, multiple levels, and a conical roof. It features decorative elements like small windows or arched openings. Below the minaret is a large, dark, semi-circular structure with vertical stripes, resembling a canopy or a series of arches. At the very bottom is a wall with a pattern of light-colored rectangular blocks, representing a brick or stone masonry wall.

مادیت کے لھس زریں سے کا
کی بیکار و سحتوں میں:
اس طرح اس کو روح کی پر
بچھانے، سرزش دل کو آرام پہونچانے
کی سرکشی کو نظام لگانے اور اپنی مرغوب
عادات کی "وثیقت" کے خلاف علم بننا
بلند کرنے میں رمضان سے بھی مدد مل
سمیرا، لڑا کا اکواڈر - خلمہ نے بھروسہ

یورپ میں
اسلامی نشریات کے
ریڈیو اسٹیشن
کا
فیام

خرد سال اداروں کے خواہ سے
طلع آئا ہے کہ یورپ میں ایک اسلامی
شریات کے لئے ریڈ یو اسٹیشن قائم کیا
گا جس کا سرکز نہن ہوگا اس عظیم
وبہ کی مالی فراہمی یورپ کے اسلامی
لاد اور مختلف دینی ادارے کریں گے
نشریات کو پھر بنانے میں بھی تعاون
کے اس کی نشریات پورے یورپ
نی جا سکتی ہیں، اس نشریاتی مرکز
لادت قرآن مجید اور انگریز فرنسی
پہنچی زبان میں خردی کے عنوانہ انگریزی
پسی، پہنچی، روپسی اور چھپسی زبانوں
پہنچی، تعلیمی اور عقدہ دریں میں شعبیات
مکروہ نشر کرے گا۔

عقل کی رہاں
شیطان کو
سفا و مردہ کے
قسم کے اعمال
فنا یت کو ظاہر
دلی و غم خواری
کبھی میں آ جاتا
کرتا ہے روزہ
بشری کی سرگوبی

دعا سوار لیسے کہا جاسکتا ہے جو ہمیشہ اپنی عقل
پر اعتماد کرتا ہو اور جب تک اپنی محدود
اور غلوق عقل کے پیمانے سے کسی چیز کو ناپ
نہ لے اور اس کے محسوس اور مادی قوانین اس
کے علم میں نہ آ جائیں اس میں کسی کام کا دلوں
اور اطاعت کا جذبہ بھی پیدا نہ ہوتا ہو، یہ
جس اپنی مخصوص شکل کے ساتھ عقل اور عادت
کے پرستاروں اور نظم دل پیلن کے ایسردیں
کے خود ساختہ قوانین اور زندگی کے اس
”روہین“ کے بالکل منافی ہے جس کے وہ دلدار
ہیں، اس کا مقصد یہ ہے کہ انسان کے اندر

بیک، بیک لاشرید لد بیک
ان الحمد والنجمة لد و الملاع
لا شرید لد .

(اے یہ رے اللہ میں حاضر ہوں ،
حاضر ہوں تیرا کوئی شریک نہیں ، میں حاضر
ہوں ، ساری تعریفیں اور نعمتیں تیرے ہی
لئے زیبا ہیں ، اور حکومت و بادشاہت بھی تیرا
ہی حتیٰ ہے تیرا کوئی شریک نہیں)
مسلمان کو ان نمازوں کے بعد بھی جن کو

امام غزالیؒ نے اپنی نادرہ روشنگار زبانت اور شریعت کے لئے مطالعہ سے اس نکتہ کو خوب سمجھا تھا کہ محنت و شوق ایک زندہ اور سلیمانی نفع انسان کی ضرورت ہے وہ اس کی قسمیں کے لئے ہمیشہ طلب جستجو میں رہتا ہے بیت انشاء اور اس کے ساتھ جتنے شمار اور جمع کے مناسک و مقامات میں وہ اس کی اس بھی اور حقیقی ضرورت کو اچھی طرح سے پورا کر سکے ہیں اور ان سے اس کو پوری طرح تینکن اور نسلی حاصل ہو سکتی ہے۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد تو مسلمان اس کے دسائل و اسباب اختیار کرنے پر لا محال مجبور ہو سکا عاشق اور محب ہر اس چیز کا مشتاق ہوتا ہے جسکی اضافت اس کے محبوب کی طرف ہو، بعد کی نسبت اللہ اور مصیبت زدہ محتاج کو بھی کھلا دے پھر لوگوں کو چاہئے کہ اپنا میل کچیل دور کریں اور اپنے واجبات کو پورا کریں اور چاہئے کہ اس قدیم گھر کا طوات کریں۔

امام غزالیؒ لکھتے ہیں :-

اگر اللہ تعالیٰ سے لقا، کاشوق ہے
اوہ مسلمان اس کے دسائل و اسbab اختیار
کرنے پر لا محال مجبور ہو سکا عاشق اور محب
ہر اس چیز کا مشتاق ہوتا ہے جسکی اضافت
اس کے محبوب کی طرف ہو، بعد کی نسبت اللہ
اور مصیبت زدہ محتاج کو بھی کھلا دے پھر
لوگوں کو چاہئے کہ اپنا میل کچیل دور کریں
اور اپنے واجبات کو پورا کریں اور چاہئے
کہ اس قدیم گھر کا طوات کریں۔

طرف سے اس واس طرح ہیرے میں رہے
 ہے جس طرح کوئی چھوٹا سا جزیرہ متلا
 د غصناک سندھ میں گھرا ہوا ہو۔
 ان تمام باتوں کی وجہ سے اس
 ایک ایسی جوأت منداز بلکہ رندھانہ و دلنہ
 جست کی ضرورت تھی جو اس کے طوق و سلا
 کو پاش پاش کر کے رکھ دے اور اس
 ایک ہی چھلانگ میں اپنے قدیم، تنگ و تار
 اور شکستہ دبیسیدہ قید خانہ سے آزاد کر
 اور اس قدیم و فرسودہ، پابند و اسیر ب
 زنجیر، مصنوعی اور مشینی، ماری اور حسابی
 سے نکال کر ایک باکل نو دریافت، ا
 مسکن اور دسخواہی کا شہر و نجہ
 ہر دبیسی طرف ہے اسی نیے سلماں و
 قدرتی طور پر اس کا سب سے زیادہ مشائق
 ہونا چاہیے علاوہ اس اجر و ثواب کی طلب
 احتیاج کے جس کا وعدہ بھی اس سے کیا گیا ہے
 حضرت شاہ ولی اللہ صاحب بھی اسی
 نکتہ کو جو کب نیادی حکمت بتاتے ہوئے ایک
 جگہ لکھتے ہیں،
 ”کبھی کبھی انسان کو اپنے رب کی طرف
 فايت درجه اشتياق ہوتا ہے اور محبت جوش
 مارتی ہے اور وہ اس شوق کی تسلیکن کے لئے
 اپنے چاروں طرف نظر دوڑاتا ہے تو اس کو
 معلوم ہوتا ہے کہ اس کا سامان صرف حجہ ہے
 ”راذ بو أنا لا براہم مکان
 الْبَيْتُ أُنْ لَا تَشْرِكُ بِي شِعَارٍ
 طهْرٌ يَسْتَى لِلْطَّاغِيْنَ وَالْقَائِمِينَ
 وَالرَّكْحُ السَّجُودُه وَادْتَفَعَ فِي النَّاسِ
 بِالْحِجَّمِ يَا تَرَوْه رَجَالًا وَعَلَى كُلِّ
 ضَامِرٍ يَا تَسْتَبِينَ مِنْ كُلِّ فِيْجٍ عَمِيقٍ
 لِتَسْهِدُ وَإِنْفَاعٍ لِهِمْ وَيَذْكُرُوا
 اسْمَ اللَّهِ فِي أَيَّامِ مَعْلُومَاتٍ عَلَى
 مَارِزٍ قَمَمٍ مِنْ بَهِيمَةِ الْأَنْعَامِ
 فَكُلُّا مِنْهَا وَاطْعُوا الْبَالِسَ الْفَقِيرَ
 ثُمَّ لِيَقْضُوا تَفْتَهُمْ وَلِيَرْفَعُوا نَذْرَهُمْ
 وَلِيَطْهُرُوا نَفْسَهُمْ فِي الْعَتَقِّ،

(اور وہ وقت یاد دلائے) جب
ہم نے ابراہیم کو بیت اللہ کی جگہ بتا دی
(اور حکم دیا) کہ میرے ساتھ کسی کو شریک
نہ کرنا اور میرے گھر کو پاک رکھنا طواف
کرنے والوں اور مقام درکوئے وسجد کرنے
والوں کے لئے اور لوگوں میں حج کا اعلان
کر دو، لوگ تمہارے پاس پیدل بھی ایسیں گے
اور دبلي او شیروں پر بھی جو دور دراز
درستوں سے پہنچی ہوں گی تاکہ اپنے فائدے
کے لئے آمد جو دہوں اور تارک ایام معلوم میں
اللہ کا نام لیں ان چھپاٹوں پر جو اللہ نے ان
کو عطا کئے ہیں۔ اسیں تم بھی اسیں سے کھاڑ

اور ان جذبات و گیفیات کی تسلیک ان نمازوں
کے ذریعہ کر لیتا جو وہ دن میں کئی بار پڑھتا
ہے، وہ نمازوں اپنے پیازِ دل کو چھکلنے دیتا
اور محبت و عشق کی اس پیش و بے قراری
اور دل سوری پر اپنے انسوؤں کے کچھ چھینٹے
ڈال لیتا۔ لیکن اشک کے یہ چند مطرب تھوڑی
دیر کے لئے اس کے دل کو گرم اور آنکھوں
کو نمضر کر سکتے ہیں، اس کی تشنگی کو دور
نہیں کر سکتے ان میں محبت کی اس تیز آپخ
کو کم کرنے کی طاقت نہیں جو بعض وقت اس
کے سینے میں بھٹکی کی طرح سلکتی ہے اور اس کو
کسی پہلو چین نہیں لینے دیتی۔

عقل و مادیت کے پرستاروں کے خلاف

اس کو کبھی کبھی اپنی سمجھدہ دستین اور
 جاند عقل کے خلاف بھی بغاوت کی ضرورت
 پیش آتی ہے اور اس میں کوئی حرج بھی نہیں
 اس لئے کہ جوزندگی بغاوت اور انقلاب کے
 بغیر گذر جائے وہ کیا زندگی ہے اس کو اسکی
 ضرورت ہے کہ عادات و اطوار، پسند ناپسند
 خود ساختہ تو ایں، مصنوعی تہذیب، ظاہری
 تکلفات رسمی و صنعتیوں اور اس سخت
 دبے رحم سماج کے بندھے ٹکے نظام اور فرضی
 بندھنوں کو توڑ کر آزاد ہو جائے، زمام کا۔
 اس عقل سے لے کر جو عرصہ سے اس پر قابض
 ہے تھوڑی دیر کے لئے جذبہ دل اور رحم ارشق
 کے حوالہ کر دے، کبھی اس طرح بادی ہمایلی
 دھواں دیں کے حس طرح عشق و محبت
 سے نکال کر ایک بالکل نو دریافت، آزاد
 دبیکریں اور وسیع ولا مجدد عالم میں ہمیچا
 دے جہاں محبت کی فرمان روایی اور شرق
 کی حکمرانی ہے یہاں پہنچ کر وہ ہر قسم کی
 غلامی سے آزاد اور ہر نوع کی دشیت و
 بت پرستی سے پاک ہو جاتا ہے، زنگ دل
 اور ملک و وطن کی مصنوعی حد بندیاں اور
 رقبہ کی پیمائشیں اس کی نظریں کوئی حیثیت
 نہیں رکھتیں، وہ وحدت الریاست، وحدت
 رزاقیت، وحدت انسانیت، وحدت عقیدہ،
 وحدت دعوت اور وحدت مقصد کا قابل
 ہوتا ہے اور اپنے درمیں بھائیوں کے
 ساتھ ایک آواز ہو کر خدا کی حمد کا تراز کا تا
 ہے اور نزہ لگاتا ہے، لستہ المُفَعَّم

پے پر دوں سفر مصروف رہا ہے وہاں وہ
 معلوم ہوتا ہے کہ اس کا سامان صرف حج ہے
 یہ ہو سکتا تھا کہ وہ اس شرق و محبت
 اور ان جذبات و یکیفیات کی تسلیم ان نمازوں
 کے ذریعہ کر لیتا جو وہ دن میں کسی بار پڑھتا
 ہے، وہ نمازوں اپنے پیازِ دل کو چھکلنے دیتا
 اور محبت و عشق کی اس پیش و بے قراری
 اور دل سوری پر اپنے انسوؤں کے کچھ چھینٹے
 ڈال دیتا، لیکن اٹک کے یہ چند نظرے تھوڑی
 دیر کے لئے اس کے دل کو گرم اور آنکھوں
 کو نمی خورد کر سکتے ہیں، اس کی تسلیم کو دور
 نہیں کر سکتے ان میں محبت کی اس تیز را پہنچ
 کو کم کرنے کی طاقت نہیں جو بعض وقت اس
 کے سینے میں بھی کی طرح سلگتی ہے اور اس کو
 کسی چھلوچیں نہیں لینے دیتی۔

شَهْرٍ لِيَقْعُدُوا تَفْتَهُمْ وَلِيَمْفَوَانِذْ دَرْهَمْ
 وَلِيَطْوِفُوا بِالْبَيْتِ الْعَتِيقِ ،
 (اور (وہ وقت پا د دلائے) جب
 ہم نے ابراہیم کو بیت اللہ کی جگہ بتا دی
 (اور حکم دیا) کے میرے ساتھ کسی کو شرک
 ذکر نہ اور میرے گھر کر پاک، رکھا طواف
 کرنے والوں اور قیام درکو ع و سجد کرنے
 والوں کے لئے اور لوگوں میں حج کا اعلان
 کر دو، لوگ تھارے پاس پیدل بھی ایسے کے
 اور دبلي او نشيروں پر بھی جو دور دراز
 راستوں سے پہنچی ہوں گی تاکہ اپنے فوائد
 کے لئے آمد جو دہوں اور تاکہ ایام معلوم میں
 اللہ کا نام لیں ان چھپا یوں پر جو اللہ نے ان
 کو عطا کئے ہیں، بس تم بھی اس میں سے کھاہ

وٹا ہرہ کی ایک عینہ

نقیم کی جاتی ہیں اور بڑوں میں "المجامعة الاسلامیۃ" کی دعوت، عید الفطر پر عید الاضحیٰ کے احکام و مسائل اور اسی طرح بعض اور اسلامی تعلیمات پر مشتمل مطبوعات نقیم کی جاتی ہیں، عیدگاہ کے آس پاس محلانے قائم کر رکھی ہے) اور دوسرے فوجوں کا مرجع بن گئے ہیں۔ اب تک شہر میں اس طرح کا صرف ایک میدان تھا اور چند سال قبل تک لوگ حالات کے پیش نظر دہان جمع ہوتے ہوئے مگر اتنے تھے لیکن اب عام شہر ہوں اور

محبوب درست اور قریبی رشتہ دار معلوم ہوتا ہے۔ ہر آدمی اپنے آپ کو مسلمانوں کے سوچ درموج بڑھتے ہوئے سیلاں کا اک قطرہ اور عالمی اسلامی برادری کا ایک فرد نجوس ترتیب کرتا ہے۔

ہم لوگوں کی قیامگاہ - مدینۃالبعث

الاسلامیت۔ میدان عابدین سے کافی درہ ہے اس لئے صبح سرسرے ہی نکلن پڑا، کچھ دور بعد خدا اور درستوں کو ساتھ لیا اور تکمیری ملند کرنے ہوئے ایک قافلہ کے ساتھ ہو گئے، یہ تفاحہ زیادہ تر نوجوانوں پر مشتمل تھا اور کوئی دو میل کے فاصلہ سے آرہا تھا لیکن چہرے پر تکان کا کوئی اثر نہیں۔

شرق و دلخپی نے تکان کو جوش و نشاط میں بدل دیا تھا، عیدگاہ ہنسنے تر دیکھا کر نماز شروع ہوتا ہے۔ پھر میں منتظرین کی طرف سے تھا یا عیدگاہ پر عورتوں کے لئے بھی اللگ انتظام کی جاتی ہے اور اس میں لوگوں کو آسانی بھی ہوتی ہے، لکھنؤں کا جامعہ "لائبریری" قاہرہ بہت بڑا شہر ہے، ٹکسی یا بس سے سفر کرنے میں تو پتہ ہی نہیں چلتا کہ کہاں سے شروع ہوتا ہے اور کہاں ختم، عام انداز کے مطابق وہاں اسی طبق انسان بنتے ہیں اتنی بڑی آبادی کو کسی ایک یا چند عید گاہوں میں جمع کرنا مشکل ہے غالباً یہی وجہ ہے کہ وہاں بہت سی مساجد و مساجد میں عید نماز کی نماز ادا کی جاتی ہے اور اس میں لوگوں کو آسانی بھی عید کے موقع پر مرت و شادمانی کے

وقت وہ ہے جب انسان کی زندگی اور اس کا معاشرہ اسلامی زندگی میں زنگ جائے اور مسلمان آزمائش کی بھیجی سے کندن نہ کر نکلے کیوں کہ ایک عید نزول قرآن کی بادگار ہے اور دوسری سخت ترین آزمائش میں ایک بُنی کی کامیابی کی۔

عام طور پر کہا جاتا ہے اور بڑی حد تک یہ حقیقت بھی ہے کہ عید اپنے گھر کی ہی اچھی ہوتی ہے لیکن میری کچھ عیدی گھر سے دروازہ طلنے سے باہر بھی ایسی گذری ہیں جن کو بھلانا مشکل ہے، ان میں عزیزو اقارب اور احباب کی کمی محروم ہوئی ان کی یاد نہ تھے اُلی، لیکن ان عیدوں میں سرت و شادمانی کی جو حقیقت منکش، ہوئی اور عید کا جو پیغام بلا اس سے جس اس سے قبل محروم تھا، انہیں میں سے ایک گذشتہ عید الفطر بھی ہے جس کی یاد ابھی تمازہ ہے اور قاہرہ بلکہ مصر کے خاص حالات نے جسے اور اہمیت دے دی تھی۔

اٹھ میں اسلامی مکر و ذہن رکھنے والے طلبہ ملک کے تمام کا جوں اور یونیورسٹیوں میں "الجامعة الاسلامیة" کے نام سے اپنی تنظیمیں قائم کئے ہوئے ہیں ان کا صدر سے باہر کسی جماعت کے ساتھ تنظیمی تعلق نہیں ہے۔ یہ لوگ طلبہ کی اجنبیوں کے انتخابات میں بھرپور حصہ لیتے ہیں اور گذشتہ چند سالوں میں حسن کا کردار گل کی وجہ سے انکی مقبولیت اس قدر بڑھ گئی کہ ملک کی تمام یونیورسٹیوں کی اجنبیوں پر انہیں کا تھہنڈ ہو گیا تھا اور ان کا اثر بہت تیزی سے بڑھ رہا تھا۔ اس سال ایک صدارتی فرمان کے ذریعہ تعلیمی اداروں میں دعا مدد و نفع کا نظام ہی ختم کر دیا گیا۔

۱۰۰۰ میلیون روپے کا اکتوبر ۲۵، ۲۰۰۹ء کا سالانہ بودھی کھتاں

ومناز عالم یاسن الفرج خادمی بھائے گئے تھے
یہ اسلام مصري ہیں اور دا جعل قصر پر نیپرستھی ہیں
پروفسر ہیں کی لکھا بول کے صحفت ہیں ان کی سند
لکھا بول کا اردو ہیں بھی زوجہ ہر چکا ہے یہ رہے
اچھے صفر بھی ہیں۔ الحروف نے فائدہ پڑھائی اور
اس کے بعد خطہ دیا۔

سی اور اسلام کا استغلال کرتے ہیں اور
دھرمکی دی کہ ان کی سرگرمیاں برداشت
نہیں کی جائیں گی۔
ان اذمات پر ان میں غم دخشم

نظری ہا اور اجاتہ الاسلام" اس
وقت سری طلبہ اوزنجو انوں کی سب سے
ٹھانفور جماعت ہے حکومت کے غیر منافقان
رویدہ کے باوجود دلبلہ کی انگلیں انہیں لے
نہ رکھا تھا میں اور عوام کی ہمدردیاں بھی ان
کو حاصل میں لیکن ان نام باتوں کے باوجود
ان کی متانت اور سمجھیدگی میں کوئی فرق نہیں
آیا ز مظاہرہ، سجنلوس بن نفرہ، از اسٹرالیا
انہوں نے صرف اتنا کیا کہ ایک ہینڈ بل عید
کے دن لوگوں میں تغیریں کر دی جس میں دین و
سیاست کے مسلمان ان کے نقطہ نظر کی دعائی

تحقیق اور اذامات کی تردید کر دیکھنے کی وجہ سے
مکشیف ہو جائے اور ارہاب حکومت کی
طلبات ہو کیتیں اور ان نوجوانوں کی بزرگی
 واضح ہو جائے۔

حدود رسادات کے اذایات کی حقیقت
یہ تحقیق تاہرہ میڈیکل کالج کے صدر انجمن
نے صدر رحاب موصوف سے ایک تقریر کے
مقام پر رسادات کی جرأت کی تحقیقی ایک اور
طالب علم نے اپنے والد کو مشکوک آمدی سے
جناب کا مشورہ دیا تھا۔ ایک کالج میں
وہ کیوں کئے ؟ خاص راستے سے ایک رلا کے
کو گذرانے سے بچ کیا تھا اور غالباً ان کا
سب سے بڑا جو میں تھا کہ یہ دین و سیاست
کی تفہیم کو شیطانی فلسفہ قرار دیتے ہیں اور اسکی
عمل کر مخالفت کرتے ہیں۔ جب کہ حدود رسادات
یک طرف پتے ہر سیاسی یا غیر سیاسی اقدام
کے لئے ادین کی مند اور اتہار شریف کا تشوی
ماخی میں اور دوسری طرف سیاست میں

دین کی دخل اندازی کسی قیمت پر گو درہ نہیں
کہا کہ اسلام میں دین و سیاست کی کوئی تحریک نہیں
نماز پڑھانے کے لئے صدر کا مشیر، قرآن اور حدیث کی تفہیص، انسان خدا کا بہرہ

ہر سے میں ابھی رفت ہے اور آنابرائیدان
تقریباً بھرج کا ہے۔ ہم لوگوں کو بالکل آخر
میں جگہ ملی اور لوگ تھے کہ ہر طرف سے اٹھے
پڑ رہے تھے، انہوں کا حاتماً تابندھا ہوا
خدا دیکھتے ہی دیکھتے پورا میدان بھر گیا۔
بجل کی سڑکیں بھر گئیں، دکانوں، مکانوں
کے کاروباروں میں لوگ تھے کہ بھی

دلاعزم اور حوصلہ دریاؤں کو پایا ب اور
بھاؤں کو پامال کر دے اور فائٹا نہیں
اوہ صاف نے لوگوں کو ان کی طرف متوجہ کر دیا
ہے اور لپکو لوگوں کی آنکھوں میں ٹھکنے لگئے ہیں
تک پہلے ہی لکھ گئے تھے۔ اعلان کیا گیا کہ لوگ
تریب قریب صیفیں لگائیں، اعلان ہونا تھا
کہ الجماعتہ الاسلامیۃ کے فوجوں انھوں
کھڑے ہوئے اور انسانوں کے اس حرم غفر

کو بھی سیدھی مرتب صفوں میں بدل دیا۔
مشطیں سب کے سب زوجوں تھے کسی
کی ابھی میں بھیلی تھیں، کسی کا بزرہ اگ رہا تھا
اور کسی کی سیاہ چکوڑی دار طبعی روشن اور
زندگی سے بھر پور چہرہ کی زینت بڑھا رہی
تھی، سارا انتظام ہسی "کم سن" سمجھا لیا ہے
تھے جن کے ہمارے ہندستانی معاورہ کے مطابق
ہنسنے کھیلنے کے دن تھے، اور یہ زوجوں ہنسنے
کھیلنے اتنے بڑے مجمع کو کنٹرول کر رہے تھے
کوئی فرش کنڈھ پر پلا دکلار ہا ہے اور نگاہیوں
کے لئے بچا رہا ہے کوئی کمپے لگا لائے اور
لا وڈا اپسیکر کا ہارن باندھ رہا ہے کہیں نمازیوں
کی صفیں درست کی چار ہی میں، یہ سارا کام
اتھی تیزی سے جوش مل گئی اتنی خاموشی اور

سکون کے ساتھ ہوا لذتی کام میں تا حریمی
نہ کسی قسم کی بدنظری نہ کسی کو کوئی شکایت ،
شاید اس کی وجہ یہ ہو کہ دہان کارکن زیادہ
تھے اور ہدایات دینے والے کم انگے دلوں
میں کام کرنے کا حذبہ سوچ زن تھا اور
تکان یا اکتا ہستہ کوئی اثر ان کے چہر دل
پر نہ تھا ، ان کی روشن آنکھیں ، زندگی سے
بھر پر چہرے ، بلوں پر کھیلنے والی مسکراہٹ
اور ان کی شیریں کلائی دلوں کو فتح کر لے۔
ساتھ ہی یہ عقائد کے پے ، اپنی دصون کے
پکے اسلامی احکام و تعلیمات کے پابند اور
اپنی زندگی اور معاشرہ کر اسلامی رنگ میں زنگ

دیے گئے تو سارے دنیا کی بڑی
 کے اس شر کی مکمل تصویر ،
 زمدم گفتگو، گرم دم جنگ
 ان فوجوں کے ایمان کی پختگی ،
 عقائد میں ان کی صلابت ، انکار و خلافات

لئے طلب کی اس جماعت کے ان غرضی مقاصد اور ان کی سرگردیوں کے لئے، ایک مشتمل ملاد اسٹاپین کی ضرورت ہے۔

آسام کے مسلمانوں پر شہرت کی تلوار

سے غیر ملی قرار دے کر سرحد پار ڈکھلیں
دیا کیا ہے سکر دل کو شہرت کے نعمات
میں بھائیں دیا گیا۔

قویت کے سوال پر حکمت آسام
بدترین فرور برخی کا مظاہرہ کر دی ہے
حالانکہ آسام میں غیر ملکی طور پر علاش
اختیار کرنے والے بخلہ دیشیروں کی لڑی
تعداد بندوقوں کی بھی ہے تکین شہریت
کے سوال پر مسلمانوں کو ریشان کیا
ہوا ہے کیا آسام حکومت نے اپنے
ی قویت کا رٹکیت ہے اگر ایسے
دوسرے دوسرے کے علاوہ کوئی بھی بندوقی
نہیں ہے۔

در اصل آسام کے مسلمانوں کی شہریت
پر شہری کرنے سی دہ لہجت کا فرمایا ہے جن
کی لفڑی مسلمانوں کی بڑھتی ہوئی آبادی
کھٹک رہی ہے اسی ذہنیت نے نسل کشی
کے لئے یہ ریاستیں بندی چلانی اور فسادات
کے لئے یہ ریاستیں بندی چلانی اور فسادات

جنہا یا رہی کی تشكیل سے ایک بیغانہ
خود رہو تھا مسلمانوں کے حصار تعمیر کرنے کی تھیں
اور ان پر غیر ملکی ہونے کی اڑام تسامیان
بند ہوئی تھیں کیونکہ مسلمانوں کی قوت
اوہ دن پرستی پر الگبیان اٹھانے والے
خود ہی حاکم بن چکے تھے لیکن آسام کے
مسلمانوں پر بھڑاکہ اور بے سروپا ازامات
کا سسلہ حابی رہا اور اب لوگ سچا کے
چنانچہ کی وجہ سے ان ازامات میں شدت
پیدا ہو گئی ہے آسام میں غیر ملکیوں کی
بڑی تعداد بختلا پیشیں کی ہے جس میں
بند دہلی ہیں اور مسلمان بھی ہیں لیکن ایسے
لوگوں کو بھی غیر ملکی کہ حابی ہا ہے جو کہ
اسی ملک اگلی دوسری یا سترتوں سے
تماش روزگار میں یا کارروبار کے سلسلے

۱۰۵۲، الکترسی

خرا کار کے درمیان گوشت کی تقسیم میں احتیا
سے کام لینا چاہیے۔ اندازے سے تقسیم نہ
کریں ورنہ گناہ ہو گا۔ بھائے بھینس میں سات
شخص شریک ہو سکتے ہیں اور بکرے بکری
میں صرف ایک شخص۔ مالدار حضرات اپنے
بچوں اور عزیزوں خصوصاً مرحوم والدین
اور بزرگوں کی طرف سے بھی تربیت کر دیں
ذہبیت بہتر ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ
 وسلم کی جانب سے تربیت کرنا امتی کے
لئے ہنایت سعادت اور خوش نسبیتی کی بات
ہے۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ کا سحرول تعالیٰ ک

آپ نے فرمایا قربانی کے جائز روں کو خوب سوچ کر دیکھنے کا (کل قیامت کے دن) پل صراط پر یہ تاری سوار مان ہوں گے۔

قریبی کے جائز میں عیب نہ ہونے
چاہئیں۔ اگر وہ اندر صایا ایک آنکھ کا ہے یا
اس کا ایک سینگ ٹوٹا ہوا ہے یا دم کٹی ہوئی
ہے یا ایک کان کٹا ہوا ہے یا ان اعضا میں
کوئی ایک عضو تمہاری ٹوٹا یا کٹا ہوا ہے یا

ایک پادل اس طرف و ساہرا ہے داس و
زمیں پر رکھ کر نہیں چلتا۔ یا اتنا دُبلا اور
مکر درز ہے کہ ہڈیوں کا گرداب جی مچھل گیا ہے
تو قربانی درست نہ ہو گی۔ جس جا فور کے اندر
رات ٹوٹے ہوئے یہ اس کی بھی قربانی نہ
ہو گی البتہ یہ عیب اگر خریدنے کے بعد پیدا

تھے تو مالدار شخص دوسرا جا نہ رخیاے اور
ذب اسی کو ذمہ کر دے۔ قربانی کے جائزہ
کھال یا اس کو بچ کر اس کی قیمت صد روپیہ
لیکن اگر کھال خود استعمال میں لے آئے تب
یہ درست ہے البتہ بچ کر نیت استعمال کرنا
درست نہیں۔ اسی طرح اس کی رسی وغیرہ بھی

مدد لرد یجئے۔ فرمائی کا وقت خود تھا یہ
وسردی کو کھلائیے اور اگر ایک تہائی گزت
نیز بار کو صد قدر دیجے تو بہتر ہے۔ اپنی فرمائی
و دوز نیک کرنا بہتر ہے۔ ذائقے سے پہلے یہ دعا
لٹھے۔ اپنی وجہت و جسمی للذی
طعرا السمعُت والارض حنیفا و ما
نام من المشرکین ان مصلوٰتی و نسکی

حیا و هاتی لله رب العالمین لا
سریک له دبذا و امرت و انا
دل الماسیمین، اللهم من کر
ل کے بعد بسرا اللہ اللہ الکبر کم کر
کے کیجئے اور زندگی کے بعد یہ دعا پڑھئے ،
لئے تھم تقبیلہ میں کما تقبلت من

پاکستان کا سیاستی ملٹری بیس

پاکستان کی بولیوں شروع سے یہ رہی ہے کہ اس کا جو صریح سب سے بڑا ہوا اس سے باقی تمام صریح نفرت کرتے رہے یہ انتیم پاکستان سے پہلے منتظر پاکستان لئے ملک کا سب سے بڑا صوبہ تھا اور پاکستان کی آبادی کی اکثریت اسی میں رہتی تھی تھی یہیں مغربی پاکستان کے لوگ جمیوریت کی حایہ اور علم برداری کے وعده کے ہاتھ میں تھیں اس کو اس کا جمیوری حق دینے کو کسی قیمت پر یہ نہیں تھے اور شرقی پاکستانیوں کے قلاں نفرت و خفاسٹ کا منہج یہ پورے مغربی پاکستان میں پایا جاتا تھا۔ آخر کار یہی بات بنتگئی ویش کے عین کا باعث یعنی

یہ ہے کہ ایک تینم خانے بھی ضرور ہوتا ہے۔
اسی بناء پر یہاں تینم خانے زیادہ، اس اور
ان میں طلبہ بھی ۲۰۰ سے ایک ہزار تک ہیں۔
دوسری دلگش بات یہ ہے کہ ان

کا انتظام کیا گیا ہے اور اس ساتھ دونوں
لریاں بھی دی جاتی ہیں، نطفت یہ ہے
برس میں طالب علم عالم اور بی۔ ۱۔
س ہو جاتا ہے باقاعدہ پری یونیورسٹی
۲۔ اے کے کلاسز ہوتے ہیں اور طلب
یونیورسٹی سے امتحان پاس کر لیتے
اب بی۔ کام کی کلاسز بھی کھلنے والی
س کے بعد ایم۔ اے اور اسلامیات کی
علم دونوں کا پروگرام ہے۔ اس کا اصل
ہے کہ طلبہ اسلامی ما حول میں رہ کر اعلیٰ
و مغربی تعلیم حاصل کرنے ہیں اور عالم
دنیا ضل اصلاح کے ساتھ بی۔ ۳۔
۴۔ اے کی یونیورسٹی کی ڈگریاں بھی عطا
کی جائیں گے۔

(مولانا) افضل

وہ مرودہ وہ کوہ صفائی دیکھنا ہے
وہ بے چینی حاجڑا دیکھنا ہے
اُبنتے ہیں رحمت کے چشمے جہاں پر
وہ کعبہ وہ ام القریٰ دیکھنا ہے
زمانہ کوہ سمت آواز دیدی
بلنے کا یہ حوصلہ دیکھنا ہے
اشاروں پہ بیٹے کو قربان کردے
براہیم کا ولولہ دیکھنا ہے
جہاں عقل حیران ہو کر کھڑی ہے،
وہ قربان گاہ منی دیکھنا ہے،
ہوا ثور پر جب جھوم اثر ہوں کا
سکون رسول حُنَادی دیکھنا ہے
چلو فاطمہ و در تی جا رہی ہیے،
ابو جہل کا مدد عی دیکھنا ہے،
جہاں عقل کو رہنمائی ملی تھی
حراب کا وہ دارالحدی دیکھنا ہے
اُترتی رہی کیسے وحی الہی؟
وہ الہام کا سلسہ دیکھنا ہے

سے ہی جی میں ہے سر کے بل پل جاؤں
دیا رحیب خدا دیکھنا ہے
رمقدس کا ہر لقش حاضر
اعما خبیر الورتی دیکھنا ہے

جہاں کر دیئے چاند کے نکڑے نکڈے
محمد کا وہ معجزہ دیکھنا ہے

لایا گیا ہوں، اڑا جا رہا ہوں
ہاں اسکو حب لوه نہاد دیکھنا ہے

بے عرفات میں مفترت کی منادی
پھر پسخ کرو ہاں اور کیا دیکھنا ہے

وہیں پاس مزدلفہ محترم ہے
وہاں سب کا ذوقِ دُعا، دیکھنا ہے

کھڑے صون بصف النس وجن و ملائکہ
طوف حرم کی فضار دیکھنا ہے

قبول ہو گیا ماجرہ کا توکل
کہ زمزم کو معجزہ نہاد دیکھنا ہے

گنگا رجوہ ترے در پہ حافیہ
بے محتاج، شان عطا دیکھنا ہے

(در نظم سفیر حجیت اللہ کے دوران ہی صدی)

تیس کے مدرسے اور درسگاہیں رکھتے ہیں۔
ان میں خصوصیت کے ساتھ میں دو اداروں کا
ذکر کرنا پڑتا ہے۔

فاروق کا بیج : فاروق لیبوکشن
کیمی کے تحت مولانا ابوالصباح نے فاروق
کالج آرٹس، سائنس اور کامرس کے لئے
کھولا۔ اس سے پہلے انہوں نے عربی کالج
روضۃ العلوم کے نام سے قائم کیا جس میں درسوس
راڑ کے ہیں انگریز کالج میں سارے تین ہزار
طلبہ ہیں اور ایم۔ اے۔ تک تعلیم کا انتظام ہے۔
چھرائیک فاروق ٹریننگ کالج ہے
اس کے بعد ایک فاروق ہالی اسکول ہے
اور ایک فاروق یمن خانہ ہے سارے ادک
ایک ہی احاطے میں ہیں جو یونیورسٹی کے مائدے
پھیلا ہوا ہے۔

اسی اندرونکا اتر دنگ کاڑی یتم خانہ
ہے اس میں ایک ہزار طلبہ ہیں جن میں چار
لکھ کیاں ہیں ان کے لئے ایک آرٹس ریس
در کامرس کالج ہے۔ بی کام۔ بی۔ اے۔ بی۔
یس۔ سی۔ تک چھر عربک کالج ہے اور ایک
عربی ہالی اسکول بھی ہے، یعنی ایسا ہالی
اسکول جس میں ہر طالب علم کو عربی لینا ضروری
ہے۔ یہ سب ادارے ایک ہی احاطے میں واقع
ہیں ایک کنارے پر شروع ہی میں ایک مسجد بھی
کی مسجد نہادت شان دار ہے۔

بہاں جماعت اسلامی کے اداروں
کا ذکر بے محل نہ ہو گا اس نے بھی بڑے
بڑے ادارے قائم کئے ہیں اور بعض تو
باشکل سفر و خصوصیات کے عامل ہیں۔ فاروقی
کابجہ اور یتم خانہ دونوں ادارے بھی اہل حدیث
کے زیر ہیں۔ مگر جماعت کے اداروں میں ایک
ایم ادارہ ایسا ہے جس کی شال ہندوستان
کے کسی مدرسے میں نہیں مل سکتی۔ یعنی اصلاحیہ
عربک کا بچہ۔

اصلاحیہ عربک کا بچہ ہندوستان کے
مسلمانوں کا واحد ادارہ ہے جس میں عربی و
اسلامیات کے ساتھ ساتھ مختصری و انگریزی

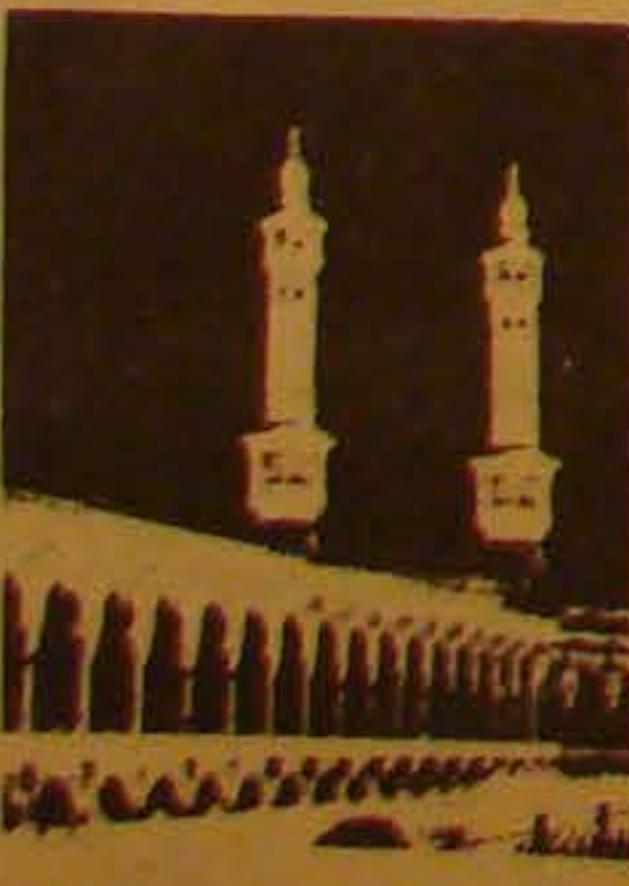
صوبہ کیرالا کی کل آبادی ۲ کروڑ ہے
جس میں مسلمان ۰.۳ لакھ ہیں، ظاہر ہے کہ یہ
آبادی ہنایت قلیل ہے اس کے مقابلہ میں
ہندوستان کے کمی صوبے زیادہ مسلم آبادی
رکھتے ہیں مگر ان کے یہاں عربوں کا خون بھی ہے
اور عربوں کا حسن عمل اور ذوق حستو بھی چنانچہ کیرالا
کے مسلمانوں نے سیکھ دین عربی مدنے سے قائم کر دی
ہیں اور اسلامی تعلیم و تہذیب کو منتظم شکل دیکر
گھر گھر یہ سوچا دیا ہے۔ ان کی سیاست بھی
شمالی ہندوؤں سے پہتر ہے اور تعلیمی میدان
میں بھی ان کو تفوق حاصل ہے۔

بِقِهٰ وَهٰ

النَّفَلَابِ اِيرَان

جب تم ملے تھے تو انہوں نے بھیس دی جی تسلیا
تھا۔ ہمارے لہٰذا شیخ علاء بھائی ہمارے
اس خیال کی تائید کر لئے ہیں، اور اس کو تو
بکھریں۔

یہ ایک خلص و محدود کے دل کی آواز
ہے، ہے کوئی جو وقت نکھلنے سے پہلے اس کو
نہیں اور دشمنوں کی ایمیس برآتے اور ان
کے کامیاب ہونے سے پہلے اس کی طرف
ستوجہ ہو اور اسلام کے پرچم تک جمع ہو کر
بلکسی ایسا زور نظر لیتے اور ٹھانہ بند اوری کے
اسلامی انقلاب کو کامیاب بنانے ہیں مدد و
حادیں ہو۔



دیارِ حب خدادی چنانے

مولانا) افضل الحسن جوہر عاصمی (ارٹلی)

سے ہی جی میں ہے سر کے بل پل کے جاؤں
دیار حبیب خدا دیکھنا ہے
دیار مقدس کا ہر لقش حاضر
وہ اعماخ بیگر الور می دیکھنا ہے
جہاں کر دیتے چاند کے نکڑے نکڈے
محمد کا وہ معجزہ دیکھنا ہے
بلایا گیا ہوں، اڑا جا رہا ہوں
جہاں اسکو د، لوہ نہما دیکھنا ہے
بے عرفات میں مندرجت کی منادی
پھر پھ کروں اور کیا دیکھنا
وہیں پاس مزدلفہ محترم ہے
وہاں سب کا ذوقِ دُعا دیکھنا ہے
کھڑے صوفِ بحثِ انس و جن و ملا
طوابِ حرم کی فضار دیکھنا

ہو گیا فاجرہ کا توکل
زم کو سعہن نہاد بیکھنا ہے
گنہگار جو ہر ترے در پہ
ہے محتاج اشان عطاء دیکھ
(بِ نَعْمَلْ سَفِيرْ حِجَّتِ اللَّهِ الْكَبِيرِ)

کم از گم ابتدائی مرحلہ میں قوم کے ایک بڑے
بلقہ میں جہاں تک اندازہ لگایا جائے سنتا ہے
وہ زندگانی کا ایک بڑا سکھاری سرکار

بِقَيْهٖ ۱۵۵

ہے۔ یہ سب ادارے ایک ہی احاطے میں واقع
ہیں۔ یہاں بھی ہائی اسکول، عربک کالج اور
یتیم خانہ سب قریب قریب واقع ہیں کالج
کی مسجد نہایت خوب دارے۔

محوزہ الاسلام کے نام سے ایک ہم
دارہ پٹنائی میں قائم ہے، یہ مددوستان کا واحد
دارہ ہے جہاں ان نو مسلموں کی تربیت کی جاتی
ہے جو اسلام لاتے ہیں اور قرآن مجید پڑھنا اور
سماں تعلیمات حاصل کرنا چاہتے ہیں، جو لوگ
ہر سال میں اسلامی تعلیمات حاصل کرنے کے
واہشہند میں ان کو دو ماہ ادارہ اپنے
باہر کر ان کے قلب و نظر کو اسلام کے فوز
کے نور کرتا ہے مگر جو قرآن پڑھنا چاہتے ہیں
آن کو ۶ مہارہ کی اجازت ہے، ہمارے قیام د
عام جو کر بآسانی مفت ہے۔ نو مسلموں
کے لئے ایک علیحدہ بکدہ ہے جو خود ادارہ
محوزہ الاسلام کے احاطہ کے اندر ہے جس میں

مقبول جہانگیر

دریافت و اینکه در جنگ می‌شود چاریست. فراس سفر رفاقت

۲۷۔ ستمبر تک پاکستان میں
تبليغی جماعت کا سالانہ اجتماع وہاب کے
مرکز تبلیغ "رائے وند" میں ہوا۔
پوری دنیا مسلم سے اشتافت و تبلیغ
اسلام کا جوش و ولولہ رکھنے والے
اللہ کے بندے شریک ہوئے مقامی
اخبارات کا اندازہ ہے کہ حج کے بعد
یہ عالم اسلامی کا سب سے بڑا اجتماع
تھا۔ اس موقع پر پاکستان کے معروف
صحابی مقبرہ جہانگیر نے جماعت کے
اغراض و مقاصد اور اس کی خدمات
کا جائزہ لیا ہے اور اس کی مختصر تاریخ
بیان کی افادہ عام کے لئے ان کا فاضلات
مضبوط شائع کا جا رہا ہے۔

وہ حادثہ جو لالہ اپنے ۶۹ء میں کو انہیں تھا، تا سب سے پہلی اور اولیٰ کو
تھا۔ فرمادہ مولانا محمد یوسف گل جنڈی تھے کہ تم کو کہ کہ کے
وہ دلوں پاک اپنے آئندہ صورت پر جو ملھا ہے۔
مولانا محمد یوسف نے تبلیغ و زن کی کوئی بڑی سرگرمی
تھی اور سوچتی اور درٹھب کے ساتھ جمالی اور زمین سے
اس سانس ان سماں پہنچتا ہے مگر ہم اپنے ایسا ایسا الحسن مل نہ دیں گی کیا تھا
کہ اپنی دعوت کے ساتھ ان کے اسی شفعت و ایسا کجا
کہ اپنے کی سماں مرفیہ کر دیں و دعوتوں اور تحریکوں کے میلان
اوہ بہت کافی بلکہ جیسا کہ کراہ نظر کی نظر و اتفاقیت
ہے کہ کسی ادی و دیسا کی تحریک کے دامیں وہی بھی
استعفیٰ خود فرموشی والی تھی اور جذب کی کھنیت



رائے دنہ کو روایتیں پھر لوتائیں ہیں۔ وین حق کے
دلیلے ہیں درج ذیق، تا خدا در فاندر چلے آرہے ہیں، کوئی
شرقتے ہے اور ہے، کوئی مغرب ہے۔ کوئی دور ہے،
کوئی نزدیک ہے۔ انہیں سمجھی بھتوں اور سمجھی جیشتوں
کے افراد شامل ہیں، کوئی اسریت، کوئی فیض، کوئی تابع ہے
کوئی ڈاوسن کاری اختر، لیکن ان سب کے سامنے مقصد
ایک ہے اصلِ حق یا یکی ہے اور وہ یہ کہ اللہ کے دین
کی تبلیغ کی جاتے۔ اپنزوں میں بھی پیاروں میں بھی، الہ
کی اپنی ذاتی غرض یا دنیا و می سفرا خاص پاکیزہ نصبِ
ہم شامیں ہیں ہے۔

ابواللہ نہد کی سرزین میں آیتِ دن ایک ذکر د
شعل اور سینہ کار کی گرم بانادی رہے گی، تبلیغ
جماعت کے دفرد آئیں گے، دفوں جائیں گے۔ لیکن اپنی
خوشی سے اندھے کے راستے میں، نیکی اور بھلائی کی ملتین
کے لیے بخلیں گے یہاں کوئی تکمیل حیرت نہیں کہے گا،
کسی کو اپنے سے کترنہ حاصل نہ گا۔ اپنے کودوں سے
انفضل شمارہ کرے گا۔ یہاں نالہ ہستے نہیں براپا ہیں
گے اور آدم حکمر کا ہی کام جگہ کام برہ گا۔ اپنے صبر سے
رازِ دنیا زیر ہے، بعد روکر دعا یعنی ناگلی با میں گی،
لپٹنے خشی کو احتکت اپنے کو چانے چاہئے گا اور درود کار سے
اپنی خواہ دل اور گذشتہ کی از مد عجز و اکثار سے معاف
لہب کو جائے گا۔

یہ روزخان پر درست خود نیامیں دو ہی مقامات پر
نظر آتے ہے۔ مرالہ بیت الشہر میں، جہاں کرہ ارض سے
پچھے کھینچ کر لائھوں فرزندان ترحیکے یہے آتے ہیں اور
پاکستان کے ایک چھوٹے سے قطبے رائے نہد میں بے
تجددیت چیز کے سالانہ اجتماع نے ہیں الاقرائی

تہبرت کے درجے تک پہنچا دیا ہے۔
تینی جماعت کیا ہے اور اس عظیم دین کام
ہ آغاز بر صیغہ میں اللہ کے کن بندوں نے کیا۔ یہاں
یہ اپنی نعمتوں قدیمے کا ذکر کریں کے۔ اس تحریک کے
بانی کاتھاری اسمر کرای ہے مولانا محمد ایاس۔ اب پ
۱۳۰۳ بھری میں قصبہ کاندھل ضلع سہنپور دہلی
میں پیدا ہئے۔ مولانا کے والد مردی محمد ساجد اس
زمانے میں دہلی کی نیا جی سیت نظام الدین میں رہتے تھے۔
اور ہی خراں میں کے غاذان میں عورت دیانتے مسلم و نعمت
کا ددلت چل آتی تھی اور دین حق کی تبلیغ و ارشاد
میں نہایت حرصیں تھے۔ شاہ عبدالعزیز محدث دہلوی
کو شاہزادہ شیدا درستہ بور عالم مولانا تھا اپنی بگلشیزی
کے خاغان سے تراست داری تھی سرداری تھی اسخیل ملک
قرآن اور تواریخ الحصیل عالم تھے اور ۱۸۵۰ کے
نالام الغلب آزادی کے بعد سے بہادر شاہ نظر کے
سدھل مرتضیٰ اپنی سمجھش کے گھرانے میں ان کے بچوں کی
قصیم و تربیت پر سحر تھے سرداری صاحبِ خدمت
ہر یاض، عابد، ناج احمد شب بیدار زرگ ک تھے۔ ذکر د
حیادت لال کا شفاذ اور مکالمہ اہل کی تعلیم و تدریس اُن
کا منقصہ حیات تھا۔ محلقہ مذاکر سرطان خدمت کرنے
میں اپنی سلطنت طاہما۔ توانی دامکسار کا پیکر تھے
اپنی حضرت مرتضیٰ شیدا درستہ مگر ہی علی الرحمۃ تھے
حضرت میں تعلیم خاطر تھا۔ سرداری صاحب کی مسامی بھل
بی ساختاء میں سرات کے علاقے میں دین حق کی
تبلیغ ہے زوجہ اُنکے فرزند اور بھنہ مولانا محمد ایاس
اوہ مہر اداں ان کے پیٹے سلاہ محمد رست مر جنم نے

۱۰۵۹، اکتوبر مسٹر

ڈاکٹر
محمد علی جوزو
مفہی
جبل لبنان

ترجمہ: رضی

خدا کرے انقلاب ایران اپھے نقوش قائم کرے

انقلاب ایران ایک عظیم تاریخی کامیابی ہے ہم کو مذہبی تنگ نظری نہ،
ماضی کی غلطیوں، امتیاز و تحریق اور جانبداری سے آنسا د ہو کر اسلام

کے پہلے سرچشمہ کی طرف رجوع ہونا چاہئے۔

یہلے سرچھوں کی طرف رجوع کری؟" میں ہی وہ پہلا شخص ہوں جس نے ایران میں اسلامی انقلاب کی تائید و حمایت کی جس کو وہ ابھی تک سنبھال رہا ہے، ہم معلوم اس انقلاب کو کامیابی مقرر ہے یا نہیں، ہم پرس کے قرب و جوار میں جہاں امام خمینی تعمیح نہیں، اگر اوسان سے معلومات کی پھر جب ہاں سے نکلے تو لوگوں کو ان کی نصرت و حمایت را دیکھا یا۔

جس دن یام خینی ایران والپس ہوئے
اور شاہ کو برطرف کرنے میں کامیاب ہو گئے
تو ب سے پہلے ہم نے مبارکباد پیش کی ہمارا
دفتر لبنان کے سنی دشیو علما، رشتہ نگار،
ہم نے پہلی رات طہران میں اپنے سرکاری رہائشگاہ
پر گذاری، ہم بہت خوش تھے اور یہ محسوس
کر رہے تھے کہ تاریخِ اسلام میں یہ ایک

چاہیے تاکہ تمام مسلمان ایک ہی شعار پر
متحد و متفق ہو سکیں ॥

ہم کام قبائلی، علاقائی، ملکی اور
قومی تussیبات کے مخالف ہیں اور حضن علاقوں
میں جن لوگوں نے سینیوں کو یہ احسان دلائکر
کہ ”شیعہ سینیوں پر ظلم ڈھاتے ہیں“ ان کو
بھڑکانے کی کوشش کی ہے اس پرناپندر ملک

زبردست کارنامہ ہے۔ ایران کے مسلم عام
نے لبنان کے علماء پر مشتمل وفد کا پرنسپاں
چھر مقدم کرنے ہوئے اپنی زبردست دلی
مرست کا انہمار کیا، انہوں نے تمام لوگوں
کو خصوصاً "دارالرس" عرفات اور
فلسطینی انقلاب کو تجیات و سلام پیش
کئے۔ ہم نے کہا کہ "ایک مسلمان کے اصلی
احساسات ہی ہیں، وہ سبی و شیعہ تفریقی سے
بلند ہو کر صرف اسلام کے لئے اپنی خدمات

وہ اسی رہنمائی سے ہے کہ انقلاب میں صرف ایک چیز سے
وہ فرزوں کا خلیفہ ہے اور انقلاب کیسی مذہبی
تبلیغ نظری کا شکار نہ ہو جائے، لہذا اپنے
اس کا اندیشہ ظاہر کیا، میں نے وزیر اعظم کے
سامنے تقریر کی اور کہا کہ "تاریخی کامیابی
در قلبہ اسلامی طرز عمل کے بغیر ممکن نہیں
ہم کو چاہیے کہ مذہبیت کی بندشیوں اور
اسی کی غلطیوں سے آزاد ہو کر میںوں اور
بھروسے میں ادنیٰ امتیاز کے بغیر اسلام کے

اہل قلم حضرت سے!

ادارہ تحریر جیات نے ہولانا میسٹر محمد الحسنی کی وفات کے کو "محمد الحسنی غیر" کا اعلان کیا تھا اور اس کی تیاریاں بھی شروع ہیں۔ میکن خفایہ ایسی کو اس کے بعد اڑاٹ تحریر جیات نہ دو دفات پائے، ان کے بعد مو قدر دی نذری کا حادثہ تھا۔ ندوہ اور کارکنان تحریر جیات کے لئے بڑا اندر ان حادثات کی وجہ سے خاص بصر مفری ہوتا چلا گیا۔

- مولانا یقین الدلائل قادری نندوی
- مولانا سید محمد الحسنی
- مولانا اسحاق گلشن نندوی

برخوبی اشاعت کا نیصلدی کیا ہے، اس میں انشا اشوران مختل
و فضل، کمالات، خصوصیات، خدمات اور ان کی سیرت و شخصیت کے مختلف
ڈالے والے مظاہر شامل ہوں گے۔ اب یہ اشاعت تکمیل کے مراحل طے کرد
حضرت مطلوبہ تعداد سے جلد طبع فرمائیں۔

(1) اوارہ

تحیر جیات میں اشتہار دو
اپنی تجارت کو فروغ دو

عقیدت کے جوش میں

دینا کے ہر گز ختنے مل اسلامی تکریک کو عام کیا۔
مولانا کو پیغمبر کی کونی میں کوئی گوشہ تقریب
نہیں، ہر جاتا یا لا اپنے کے عالم برسانیں
کوئی بچہ مل جاتی اس کی چنان اہمیت ہے۔
ان کا اہم تر جا ریس علم و تحریک کی شکل میں موجود
ہے جس سے نئی نئی کوششیں پر اپنے چھوٹیں کی
اور جلد ہی وہ وقت بھی آجے کا جب وہ
وکی ہمیں اس دور کا محسن عظیم تر رہے
جن کو کسی وہ سے ان سے اتفاق نہیں ہے۔
آج دنیا میں مکتبوں کو یہ خدمتیں پیش
کر امام ابن تیمیہ کیا ہے۔ شاہ ولی اثر
صاحب کس جگہ مخوب ہیں۔ سید احمد شہید
کسی پیارے کی دامن میں دفاع کے لئے۔ صاحب
کرم میں سے چند کے سواباتی بزرگوں کی جائے
حدیقہ میں سے لوگ ناواقف ہیں۔ البتہ ان کے
کارنا مدد وہ اعمال ہیں جن میں اندھی فکر کی
واعظیں ڈالنے سے لے کر حق کی خاطر بار بار
ڈٹ جانے کی روایات شامل ہیں۔ بغیر دنیا
سے آنے والے تسلیک و تدبیب اور اباحت
کا جو حق خود امت مسلم کے ازد کو اپنی پیٹ
میں لینا چاہتے تھے مولانا ان کے مقابلے میں د
مرت ایک دیوار بن کر کھڑے ہو گئے بلکہ
ایک بیلبی بنے جس نے یورپ اور مہد ب

مولانا مودودی کا اصل شن ان کے
روہ انکار میں جو انہوں نے اسلام کی دعوت
کر کر گے پڑھانے کے لئے پیش کیے تیران کا
کارنا مدد وہ اعمال ہیں جن میں اندھی فکر کی
واعظیں ڈالنے سے لے کر حق کی خاطر بار بار
ڈٹ جانے کی روایات شامل ہیں۔ بغیر دنیا
سے آنے والے تسلیک و تدبیب اور اباحت
کا جو حق خود امت مسلم کے ازد کو اپنی پیٹ
میں لینا چاہتے تھے مولانا ان کے مقابلے میں د
مرت ایک دیوار بن کر کھڑے ہو گئے بلکہ
ایک بیلبی بنے جس نے یورپ اور مہد ب

بہترین چلائے کا قابل اعتماد مرکز

عبدالعزیز الدین ابیند ڈکٹمپسٹی

نمبر ۱۷، حاجی بلڈنگ ایس دی روڈ

مل بازار بمبئی نمبر ۶



TELEGRAPH -

CUP, KATTLY

PHONE NO. 352220

اسپلش مکپھر	کپ بر
اسپلش مسٹری	گولڈن ڈی
ہول مکپھر	فلادری اے